© rasailojaraid.com

آنریبل سید احمد خان صاحب سی ایس آئی کا سفر اور اسپر دیسی اخباروں کی نظر

سیّد احمد خان صاحب بالقابہ کا اپنے سفر پنجاب مین دُنیاوی اغراض (فراہمی چندہ وغیرہ) مین کامیاب ہونا تو غالبًا مسلم کل ہوگا (گو اسکے سبب مین اختلاف ہو کہ وہ عام خیال ہمدردی ہے یا خاص اُنکی وجاہت یا اُن کے ممبران پنجاب† کی رعایت) انکے بعض ہمخیال احباب نے یہہ بھی دعوی کیا ہے کہ آپ اس سفر مین دینی غرض (اپنے مذہب کے نصویب و تصدیق کرانی) مین بھی کامیاب ہوئے ہین - پنجاب کے مختلف اسلامی گروہ (جنمین اہلحدیث بھی شامل ہین) آپکے مداح و موافق مذہب ہوگئے اور بعض ان کے قدیمی مخالف اپنی مخالفت دیرینہ سے نہ صرف متاسف بلکہ اس سے تائب اور عفو کے طالب ہوئے

† یہہ صاحب اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب ہین جو اسکے نمبر ۹ جلد ۱۵ مطبوعہ ۹ فروری ۸۴ء مین بہت شدومد کے ساتھ اس کامیابی کا اظہار فرماتے ہین ہم اسمقام مین آپکے چند کلمات آپ ہی کے الفاظ سے نقل کرتے ہین آپ فرماتے ہین مُسلمانون کے ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے شیعہ لوگ بھی تھے جنمین جناب مولوی الفت حسین صاحب قابل ذکر ہین غیر مقلد‡ بھی موجود تھے جنمین سے میان رجب الدین صاحب قابل ذکر ہین - سید صاحب نے جو کچھ فرمایا ہر شخص کو

‡ لفظ غیر مقلد کے استعمال کو اہلحدیث اپنی نسبت مکروہ اور دشنام سمجھتے ہین - (دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ وغیرہ) اور وہ خود غیر مقلد نہین کہلاتے ہین جیسا کہ اہل نیچر فخر سے نیچری اور اہل تقلید شوق سے مقلد کہلاتے ہین ہمارے معاصرین آیندہ یہہ لفظ اُن کے حقمین استعمال نہ فرماوین اور اگر انکو خواہ مخواہ عام مسلمانون سے علیحدہ کر کے کوئی خطاب دینا ہو تو لفظ اہلحدیث (جو انکا قدیمی نام ہے) اُنکو مخاطب کرین - (حاشیہ الحاشیہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسپر بعض معاصرین (اڈیٹر اخبار شیر قیصر وغیرہ) نے تو اہل پنجاب کو بھولا بنا دیا اور یہہ فرما دیا کہ وہ لوگ بھولاپن سے سید احمد خان کے دم مین آگئے یا نیچری بنگئے ہین۔

بعض معاصرین (اڈیٹر اخبار ✝نیر اعظم مراد آباد) نے اسپر حیرت و تعجب ظاہر کر کے اس امر کو مستبعد قرار دیا ہے اور آپکی تفسیر وغیرہ تالیفات سے آپکے چند اعتقادات (جو عموماً مسلمانون مین کفریات سمجھے جاتے ہین) التقاط کر کے مدعی کامیابی مذہبی اور دیگر معاصرین سے یہہ استفسار

پسند آیا × × × × × لاہور مین ہر متنفس خواہ وہ ہنود ہو یا مسلمان برہمو ہو یا آریا مقلد ہو یا غیر مقلد سنّی ہو یا شیعہ سید صاحب کا مداح نظر آیا اور صرف اسلئے کہ سید صاحب کے دنیاوی خیالات کو چھوڑ کر جنکا ہر شخص پہلے ہی سے ہمدرد تہا مسلمانون کی طرح طرح غلط فہمیان اس لکچر سے اگر مذہبی عقاید کی طرف سے بالکل دور ہوگئین × × × اس مدرسہ سید صاحب نے اپنے پورے خیالات ظاہر کرنیسے تمام مخالفت کو مسلمانون کے دل سے زایل کر دیا۔ اس لکچر مین مولوی الفت حسین بہی موجود تھے اور ہر فقرہ پر آمنا و صدقنا کی صدا بلند تہی آخر مین اونہون نے کہڑے ہوکر کمال خلوص نیت سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا بلکہ یہانتک سید صاحب کی دیرینہ مخالفت سے اپنے تئین گنہگار تصور کیا کہ کمال ادب سے سید صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ اپنے کمال ساحت سے ان محسن کشون کو معاف فرمایا جنہون نے قومی خدمت کے عوض مین آپکی تکفیر کی لیکن اگر مینے یہہ مخالفت دنیا کے واسطے کی ہو تو ہرگز معاف نہ کیجیئے گا × × × × × میان رحیب الدین صاحب جو غیر مقلد لوگون کے سرگروہ سمجھے جاتے ہین وہ بہی اس بات کے معترف ہوئے کہ لاہور کے غیر مقلد لوگون کے اور خصوصاً ان کی تردید کرنیوالون کے مخالفت بہی غلط فہمی پر مبنی تہی۔ اسیطرح اکثر مسلمانون مین یہہ خیال پہیل گیا ہے کہ سید احمد خان پورے مسلمان اور پورے خیرخواہ اسلام و مسلمان ہین" دیکھو شیر قیصر نمبر ۸ جلد ۸

✝ آپ نمبر ۲ جلد ۹ مطبوعہ ۱۱ فروری مین آپکے خیالات و تاثیرات اخبار انجمن پنجاب و رفیق ہند سے نقل کر کے فرماتے ہین۔ اس خبر کے معلوم ہونے سے ہمپر ایک عجیب حیرت طاری ہوئی اسلئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا ہے کہ کیا تمام مسلمان ان اعتقادات مین سید احمد خان صاحب کے تابع ہوگئے ہین یا سید احمد خان ان اعتقادات سے تائب اور عام مسلمانون کے تابع ہوگئے ہین؟ اور خاصکر خاکسار کو مخاطب کر کے دریافت کیا ہے کہ آپ لوگ تو قرآن و حدیث کے مقابلہ مین مجتہدین کی تقلید بھی نہین کرتے سید احمد خان کے ساتھ کیونکر ہو لئے —

اس استبعاد و استفسار پر اڈیٹر انجمن پنجاب نے اپنے دعوی کو بدل دیا اور برخلاف

کہ دو حال سے خالی نہین یا تو پنجاب کے لوگون نے سید صاحب کے عقیدون کو قبول کر لیا یا سید صاحب نے اپنے عقیدون سے توبہ کی مذہبی اتفاق کی یہی دو صورتین ہین اب ہم اڈیٹر انجمن پنجاب سے خاص خطاب کر کے نہایت عاجزی کے ساتھ التماس کرتے ہین کہ اسوقت تک جو سید صاحب کے عقیدے ہمکو اُن کی تفسیر وغیرہ سے معلوم ہوئے ہین انمین سے بعض یہہ ہین (اسکی تفصیل و تمثیل مین اڈیٹر اعظم نے بارہ عقائد و اقوال سید احمد خان کے بیان کئے ہین - جیسے قرآن مجید کا آنحضرت کے وجود سے خارج الوجود جبرائیل کے ذریعہ سے نازل نہونا (۲) کسی حدیث کا (خواہ صحیحین کی ہو) لائق اعتبار نہونا (۳) ملایکہ و شیطان سے صرف قواے مراد ہونا (۴) معجزہ و کرامت خارق عادت کا نہ ہو سکنا (۵) حضرت موسے کے لئے دریا کا نہ پھٹنا (۶) قرآن مین معجزہ فصاحت نہ ہونا (۷) مسیح کا یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ اسکے بعد سوال کیا ہے) پنجاب کے تمام مسلمانون نے سید صاحب کے ان تمام عقیدون کو قبول کر لیا اور مخالف مذہب اسلام کے نہ سمجھا یا سید صاحب نے ان تمام عقیدون سے توبہ کی اور رجوع کیا — ہم اس سوال کا جواب مولوی الفت حسین صاحب اور میان رحیم الدین صاحب وغیرہ وغیرہ سے چاہتے ہین اور فلان فلان اڈیٹر سے استفسار کرتے ہین کہ تحریر اڈیٹر انجمن پنجاب کہان تک صحیح ہے — ہم جناب **ابو سعید** مولوی **محمد حسین** صاحب لاہوری اڈیٹر اشاعۃ السنہ سے یہی پوچھتے ہین کہ کیا واقعی آپ کے فرقہ کے لوگ بھی امور دین مین سید صاحب کے ساتھ ہو لئے × × ہمکو پنجاب کے غیر مقلد فرقہ کے لوگون سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیان سابق یہہ لکھدیا ہے کہ ہمنے کبھی نہین لکھا کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُنسے موافق ہو گئے ہین البتہ اسبات کو ہم دوبارہ لکھتے ہین کہ اب لاہور کے مسلمان سید صاحب کو کافر نہین سمجھتے اور جو اُنکی قلم سے پہلے نکل چکا تہا کہ سید احمد خان کے عقاید سنکر لوگون کی غلط فہمی و مخالفت بالکل دور ہو گئی اسکا مطلب اور سبب آپنی یہہ بتایا ہے کہ مسلمانون کے عقاید مسلمہ اور ارکان اسلام کا سید احمد خان نے اعتراف و اقبال کیا ہے نہ یہہ کہ

جو سید صاحب کے معتقدین مین شامل ہو گئے سب سے زیادہ تعجب ہے کیونکہ یہہ فرقہ عمل بالحدیث کا مدعی ہے اور حدیث کے مقابلہ مین ائمہ مجتہدین کے اقوال کو بھی نہین مانتا۔ با این ہمہ ایسے شخص کے معتقد جو علانیہ بخاری اور مسلم کے حدیثون کا بھی منکر ہے" ۔

چنانچہ اخبار نمبر ۹ جلد ۱۵ مین آپ فرماتے ہین اب ہم اپنے ہم عصر کے خدمت مین عرض کرتے ہین کہ اس لکچر مین سید صاحب نے ان تمام عقاید کا اعتراف کیا جو مسلمان ہونیکے لئے لازمی ہین اونہون نے توحید کا اقرار کیا۔ نبوت کا اقرار کیا غرض پورا کلمہ ورد زبان کیا اور باقی چار ارکان اسلام یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ کے فرض ہونے کو تسلیم کیا اور کہا کہ مین انکو اسیطرح فرض جانتا ہون جسطرح ایک جاہل سے جاہل مسلمان فرض سمجھتا ہے ہر مسلمان کے عقیدے کے موافق یہہ باتین اصول اسلام ہین اور جو شخص انپر ایمان لاوے اُسکی تکفیر ٹہرانا ناجایز ہے۔ اب اگر اہل اسلام لاہور نے جنمین ہر فرقہ کے لوگ شامل تہے سید صاحب کو یہہ عقاید معلوم کرکے پورا مسلمان سمجھا تو کیا گناہ کیا اور ہم صاحب اخبار اعظم کی خدمت مین کمال ادب سے گزارش کرتے ہین کہ ہمنے کبھی نہین لکھا تہا جیسا کہ شاید اونہون نے سمجھا ہے کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُن سے موافق ہو گئے × × × × × × ×

اس لکچر کے ساتہہ اسبات کا ذکر بیجا نہ ہوگا کہ جناب مولوی الفت حسین صاحب کا مافی الضمیر سمجھنے مین ہمنے کسیقدر غلطی کی تہی ہم مولوی صاحب کا ہر موقع پر داد دینا صدق دل سے سمجھتے رہے لکچر کے بعد بعض آدمیون سے ہمنے یہہ رائے بھی سُنی کہ مولوی صاحب نے جو کچھہ کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عام مسلمانون نے سید احمد خان کے نیچری عقاید کا اتباع کیا - اور جو انہون نے بعض مخالفین سید احمد خان صاحب کا تائب ہونا بیان کیا تہا اُسکی نسبت یہہ فرمایا ہے کہ اسمین ہمنی کسیقدر غلطی کے ہے جو کچھ اُنکے مخالف نے بطور ہنسی و تمسخر کہا تہا اسکو ہمنے دلی توبہ سمجھہ لیا تہا -

یہہ بیان صداقت نشان اڈیٹر انجمن پنجاب کا اس قابل تھا کہ اسپر فریقین (موافقین و مخالفین سید احمد خان صاحب) کا اتفاق ہو جاتا اور سلسلہ بحث و نزاع قطع ہو جاتا کیونکہ اسمین اتفاقی اصول و ارکان اسلام پر اتفاق ہو جانیکا بیان تہا نہ عام مسلمانون کے اُن خصوصیات پر جنکو سید احمد خان صاحب نہین مانتے اور نہ سید احمد خان صاحب کے اُن نیچری عقاید پر جنکو عام مسلمان برا سمجہتے ہین - مگر افسوس فریقین نے اسپر اتفاق نہین کیا - آپ کے مخالفین نے تو آپ کی اس مجمل اقرار اصول و ارکان اسلام کو نار استی (یا تقیہ) پر حمل کیا اور صاف کہدیا ہے کہ یہہ سب زبانی جمع خرچ† ہے - دل سے اُنکو ان باتون کا اعتراف نہین ہے -

---

اور کہا صرف تمسخر سے تہا لیکن بفحوای ظنوا المومنین خیراً کے ہمنے ایسے خیال کو دلمین جگہہ نہ دی × × × جہانتک ہمکو یاد ہے لکچر مین نیچریت کی کوئی بات نہ تہی - افسوس ہے کہ مولوی صاحب کے الفاظ پورے پورے بہت کم آدمیون نے سُنے اور اسی سبب سے لوگون کو غلط فہمی واقعہ ہوئی ؛؛

† یہہ صاحب اڈیٹر اخبار شیر قیصر ہین اسکے نمبر ۱۱ جلد ۸ مطبوعہ ۱۱ مارچ مین فرماتے ہین - "اسلام کی ادعا مین ہمارے سید صاحب بہادر کو کمال ہے آپنے پنجاب کے سفر مین اسلام کی سب باتون کا اقرار کر لیا اور صاف صاف کہدیا کہ مین نماز روزہ کو دل سے پسند کرتا ہون ماشاء اللہ زبانی جمع خرچ اسکو کہتے ہین اسوقت ذوق کی پیشین گوئی پر خواہ مخواہ صاد کرنیکو جی چاہتا ہی (رباعی) جنکو اسوقت مین اسلام کا دعوی ہے کمال ؛ دیکہتا ہون مین ایسے ذوق یہہ انکا احوال ؛ جسطرح سے کہ ہنسا دینے کو بیدینون کے ؛ نقل کرتا ہی مسلمانون کی کوئی نقال ؛ فاعتبروا یا اولی الابصار (رضیہ بیگم) یہی قول ہمارے اُنتین نہانی کے اور فعل بھی اور ہین کہانی کہ اُنکے اُور ؛ مشہور یہہ مثل کہ ہاتھی کے دانت ؛ کہانیکے اور ہین دکہانیکی اور" ؛؛

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور آپکے **موافقین** نے آپ کی اس مجمل اقرار کو ایسی تفصیل پر[+] حمل کیا ہے جسکی عام مسلمان قائل نہین وہی لوگ قائل ہین جو نیچری کہلاتے ہین۔

+ یہہ صاحب کوئی **نیچری مسلمان** ہین جو اپنے تئین مسلمان کے نام سے موسوم کرکے ایک طولانی تقریر اس مضمون کی **پنجابی اخبار** لاہور نمبر ۲ جلد ۲ مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۸۸۴ء مین شایع فرماتے ہین جسکی شروع یون ہے "جو کچھہ ۱۱ فروری کے نیر اعظم مین ہمارے اور ہمارے ملک کی نسبت چھپا اور نیز ہمارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کرکے ہمسے دریافت کیا ہے کہ جبحالت مین سید صاحب کے ایسے عقاید ہین تو تم لوگون نے سید صاحب کی ایسی تعظیم کیون کی اور اپنا پیشوا کیون مانا ہے؟ پس ہمکو جو کچھہ سید صاحب کے عقاید کی نسبت معلوم ہے پبلک کے سامنے پیش کرکے انصاف پذیر صاحبون سے دریافت کرتے ہین کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کی ہے؟ یا علما روقت کی؟ جسمین وہ خود ہی مختلف ہو رہے ہین۔ سب سے پیشتر ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ دنیا مین انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا ہے جسکے سبب ہر ایک فرد بشر کی راے۔ پسند۔ اور سمجھہ بوجھہ بالکل مختلف ہے (اس موقع پر ہم دو شخصون کی نظیر دیتے ہین جنکو زمانہ ابو جہل اور حضرت عمرؓ پکارتا ہے) جسکے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا ہے دوسرا اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اب ضرور ہوا کہ کوئی معیار انسان اپنے لئے ایسے مقرر کرے جس سے اپنی صداقت اور دوسرون کی غلطی کا فیصلہ کرے وہ کیا؟ وہ ایک کتاب ہی جو خدا نے اپنے ہاتھہ سے اپنی قلم سے لکھی جسکو لوگ نیچر یا فطرت اللہ کہتے ہین۔ (اس تمہید کے بعد آپ نے جبرائیل علیہ السلام کا صرف قوت ہونا اور بوجود خارجی موجود اور مجسم دکھائی نہ دینا اور قرآن کا ایسے جبرائیل (موجود بوجود خارجی محسوس و مرئی) کے ذریعہ سے نازل نہ ہونا ایسا ہی) شیطان کا بوجود خارجی موجود نہونا۔ اور آنحضرؐ سے معجزہ خرق عادت کا صادر نہ ہونا۔ جنت مین وجود نعیم جسمانی تسلیم کرنیسے اسکا چکلہ بتانا۔ مسیح کا بلا پدر پیدا نہونا۔ حضرت موسی کی لاٹھی مارنے سے دریا کا نہ پھٹنا اور نہ ٹھہر جانا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس اختلاف مین فریق اول نے تو اپنی تجویز مین سوء ظنی کے سبب صرف اپنا نقصان کیا ہی فریق ثانی نے سید احمد خان صاحب کا نقصان کیا اور انکی حکمت عملی اقرار اجمالی کا خلاف کیا اور انکا کیا کرایا کہویا اونہون نے اس نیچرل تفصیل سے اس سوء ظنی کو اور بڑہایا اور مستحکم کردیا اور لوگون کو یہہ جتادیا کہ تم یہہ نہ سمجھہ لینا کہ سید احمد خان صاحب نے عام مسلمانون کے عقاید کو مان لیا ہے اور ان سے اتفاق کیا ہے۔ اس اجمالی اقرار سے اُن کی وہی مراد ہے جو انکا نیچری اعتقاد ہے۔ ان حضرات (انکے نادان دوستون) نے اپنی طرف سے تو انکی خیرخواہی اور دوستی کی ہے مگر حقیقت مین یہہ پوری دشمنی ہوگئی۔ اسی جگہہ سے کہا گیا ہے کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر ہے۔

اس موقع اختلاف پر ہمارا ساکت رہنا اور ان مختلف آراء اور اصل محل نزاع کی نسبت اپنی راے ظاہر نکرنا سخت حیف و تعجب کا موجب ہوگا خصوصاً اس حالت مین کہ ہماری قوم کے لوگ بموافقت مذہب نیچریہ سے متہم و بدنام ہوچکے ہین۔ اور ہمارے معاصرین ہمسے خصوصیت کے ساتھہ اصلی حقیقت کے مستفسر ہوے ہین لہذا ہم اپنی رائے اس اختلاف اور اصل محل نزاع کی نسبت ظاہر کرتے ہین۔

ہماری راے ناقص مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا پہلا بیان (مندرجہ نمبر ۶ جلد ۱۵ انجمن پنجاب) صحت و صداقت سے کوسون دور ہے (۲) اور اسکے بہروسے اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا قرار دینا اور بہی دور اور رجم بالغیب ہی (۳) اور اس بیان پر اڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کا استبعاد و استفسار بہت درست و با موقع ہے (۴) اور اسکے

ویساہی بیان کیا ہی جو نیچریون کا اعتقاد ہے اور سید احمد خان صاحب کے تفسیر مین مذکور ہی اور اسپر آپکے تفسیر کے صفحات کو بطور شہادت نقل کردیا ہی جسکو ملاحظہ سے ناظرین کو خوب یقین ہوسکتا ہی کہ ابتک سید احمد خان صاحب کے یہی عقاید ہین اور اس مجمل اقرار ہوت وغیرہ سے آپنے یہی عقاید مراد رکہے ہین اور ان ہی عقائد کے ساتہہ اہل پنجاب نے انکو پیشوا مانا ہے۔ انہون نے اعتقاد عام اہل اسلام قبول نہین کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا دوسرا بیان (مندرجہ نمبر ۹ جلد ۱۵ انجمن اخبار) قرین صحت وصداقت اور لائق تسلیم ہے (۵) اسکو اڈیٹر مشیر قیصر کا نہ ماننا اور سید احمد خان کے اقرار ون کو (جو اسمین منقول ہین) نا راست بیانی پر حمل کرنا بلا وجہ سوء ظنی ہے (۶) اور اسکے جواب مین نیچری مسلمان کا مضمون (منقول پنجابی اخبار نمبر ۲ جلد ۲۰) خلاف واقع و غیر صحیح ہونیکے علاوہ منشاء و مقصد آنریبل سید احمد خان کے بھی مخالف ہے اور توجیہ القول بما لا یرضی قائلہ اور دوستی نادان کا مصداق ہے

ہمارے یہ دعاوی ستہ ہمارے بیان سابق مین ضمناً مدلل ہو چکے ہین اس مقام مین ہم بنظر افہام عوام (جو ضمنی باتون کو مشکل سے سمجھتے ہین) ما علم ضمناً کی تصریح اور ان دلایل کے تشریح کرتے ہین

ہمارے دعوی اول پر اڈیٹر انجمن پنجاب کا دوسرا بیان کافی اور روشن دلیل ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسکا پہلا بیان صحیح نہین ہے۔ علاوہ بران اور متعدد دلایل اور ایک خاص مراسلت سے بھی ثابت ہے کہ جو کچھ اخبار انجمن کے نمبر ۶ جلد ۱۵ مین مولوی سید الفت حسین صاحب و میان رجب الدین کی نسبت بیان ہوا ہے اس سے دونون صاحب کو انکار رہے ہے۔

مولوی الفت حسین صاحب کا اظہار متضمن انکار ہم اسلیئے بلفظہ نقل نہین کرتے کہ جو انجمن پنجاب کے نمبر ۹ جلد ۱۵ مین انسے منقول ہے وہ اس سے بڑھکر اور لطیف تر ہے میان رجب الدین صاحب کا انکار قابل بیان و اظہار ہے انہون نے مولوی محمد غضنفر صاحب مدرس اورینٹل کالج لاہور کے قلم سے اس مضمون کا خط لکھوا کر بھجوایا ہے کہ مین اس جلسہ مین ذرا نہین بولا۔ ارادہ تو ہنا

+ دوسرے کی قلم سے لکھوانے کی یہ وجہ ہے کہ میان رجب الدین صاحب خود لکھے پڑھے آدمی نہین ہین۔ اس سے اڈیٹر انجمن پنجاب کے اس مبالغہ کا کہ میان رجب الدین صاحب اس گروہ (اہل حدیث) کے سرگروہ ہین کا بھی ناظرین کو خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ کچھ بولون مگر اس خیال سے کہ شاید ایک بات میرے نزدیک بہتر ہو اور مین کہدون اور دیگر جماعت کے لوگ اسمین خطا کرین مین بالکل خاموش رہا - البتہ باہر نکلکر دو چار آدمیون سے کہا تہا کہ اسکے (یعنے سید احمد خان صاحب کی) تحریر مین (جو لوگ بیان کرتے ہین) اور اس تقریر مین زمین وآسمان کا فرق ہے یہان تو اس سے لغزش نہین ہوئی - اتنی بات کہین ممتاز علی (متعلم بی اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور) نے سن لی اور ایسے کئی اور آملے . جنہنے اُنکو الزام دینے کے لئے کہا کہ تمہارا پیر تو یون کہتا ہے اور تم ایسے اور ایسے ہو - سو محمد اشرف (اڈیٹر انجمن پنجاب) وممتاز علی وغیرہما نے اس مطلب کی ٹکڑی کر (کہ اس سے یہان لغزش نہین ہوئی) تو یہ ٹکڑا کہدیا اور باقی کو چہوڑ دیا جیسے کسینے لا تقربوا الصلوٰۃ کو لیلیا تہا اور انتم سکاریٰ کو چہوڑ دیا تہا -

دعوی دوم وسوم پر بہی دلایل کافی ہین جب پہلا بیان اڈیٹر انجمن پنجاب صحیح نہ ہوا تو بنا علیہ اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے اور اڈیٹر اخبار نیر اعظم کا استبعاد واستفسار کیون صحیح اور درست نہ ہوگا -

دعوی چہارم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ وہ اس شخص کی نسبت ایک ایسی تجویز وفیصلہ ہے جسکا خود اس شخص کو اعتراف ہے اور خارجی دلائل جنکو ہم دعوی اول کے تائید مین پیش کر چکے ہین نیز اسکے مؤید ہین -

دعوی پنجم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ سید احمد خان صاحب کی اجمالی اقرار دن کے اور لوگ بہی بکثرت راوی ہین اور اجمال کو خواہ وہ ایک ایسے معنی کی نسبت سے استعمال کیا جائے جسکو مخاطب سمجہین لغۃ وشرعاً وعقلاً نا راستی نہین کہا جا سکتا - اور کیا بعید ہے کہ سید احمد خان صاحب نے اس مجلس مین اس اجمال سے وہی تفصیل مراد رکھی ہو جو عام اہل اسلام کے اعتقاد مین ہے اور اپنے نیچری عقاید مندرجہ تفسیر سے توبہ کرلی ہو - چنانچہ لکچر لودہیانہ کے بعض الفاظ کہ ہمارے باپ آدم کو شیطان نے دہوکا دیا وغیرہ وغیرہ جو تفسیر کے مخالف ہین اس احتمال کے مؤید ہین -

© rasailojaraid.com

دعوی ششم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ نیچری مسلمان کا مضمون (نمبر ۲ جلد ۲ پنجابی اخبار) صاف صاف بتا رہا ہے کہ سید احمد خان نے اجمالی اقرار توحید و رسالت سے وہ معنی مراد نہین رکہے جو عام مسلمان مراد اور اعتقاد رکہتے ہین بلکہ اس سے انکی مراد وہی اعتقاد ہین جو نیچریون کے عقاید ہین -

مثلاً خدا تعالی سے (جسکو وہ بہی خدا واحد مانتا ہے) وہ خدا مراد نہین جو اس عالم (ممکنات) اور اسکے اوصاف و حالات (جنکو یہہ حضرات نیچر کہتے ہین) مین جو چاہے تصرف کرے - سورج کو مغرب سے نکالے - چاند کو اشارہ سے دو ٹکڑے کر ڈالے - لاٹھی کا واقعی سانپ بنا دے باپ کے سوا بیٹا پیدا کر سکے - بہتے دریا کو ایک لاٹھی مارنے سے پھاڑ کر کھڑا کر دے وعلی ہذا القیاس بلکہ اس سے ایسا خدا مراد ہے جیسا کہ معزول نواب یا بادشاہ ٹونک کہ وہ جو کچھ کرنا تھا پہلے کر چکا اب اپنے بادشاہت مین ایک ذرہ تبدیل و تغیر کا اختیار نہین رکھتا - رسول سے انکی مراد ایسا رسول نہین ہے جسپر اوپر یا خارج سے وحی و قرآن نازل ہوا ہو - جسکو کوئی شخص متشکل اور موجود بوجود خارجی (جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہین اور اسکو جبرائیل کہتے ہین) آسمان سے لیکر آیا ہو بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے دل و دماغ کی بناوٹ ایسی [illegible] ہے کہ وہ اپنے آپ قرآن اور احکام حلال و حرام بناتا اور ایک مشین (کل) کی طرح اپنے آپ نکالتا چلا جاتا ہے - اسکی بنائی ہوئی کلام و احکام کو خدا کا کلام اور احکام صرف اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس دل و دماغ کا (جس سے وہ کلام و احکام سرزد ہوئے ہین) بنانیوالا خدا ہے ورنہ اصل مین وہ اسی شخص کا کلام و احکام ہین جسنے انکو بنایا -

---

† اس قسم کا رسول یا نبی سید احمد خان صاحب نے کالون اور لوتہر اور بابو کیشب چندر سین و رسلومی دیانند سرستی کو بہی مان لیا ہے (دیکہو تہذیب الاخلاق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۴ ہجری) جس کا مضمون [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

پہر کیا احسان کیا اور اپنا کیا بنایا اس معنے اور ایسے لوگون کو رسول ہو سکے تو بہی کوئی مسلمان [illegible]

© rasailojaraid.com

اور ظاہر ہے کہ اس اجمال کی یہہ تفصیل سید احمد خان صاحب کی اس غرض سے (جسکی نظر سے اونہون نے اجمال اختیار کیا تہا) بالکل مخالف ہے - غالبًا اسوقت یہہ تفصیل کوئی کرنا چاہتا تو صاحب موصوف ہرگز اسکی اجازت نہ دیتے اور اگر بلا اجازت آپ کی کوئی اسوقت یہہ تفصیل کر بہی دیتا تو جن لوگون نے (بقول اڈیٹر انجمن پنجاب) آپکے مجمل اقرار سنکر انکو مسلمان قرار دیا تہا وہ یہہ تفصیل سنکر انکو ہرگز مسلمان نہ کہتے - اسی مجلس مین آپ پر فتوی کفر لگاتے یا اس مجلس سے الگ ہو جاتے - اب رہی یہہ بحث کہ یہہ تفصیل حق - نفس الامر - قران اور اسلام کے کیون مخالف ہے (جسکی طرف ہمنے سابقًا اشارہ کیا ہے) سو اسمقام مین اجنبی ہے - علاوہ بران یہہ بحث اشاعة السنہ جلد ۲ و ۴ و ۵ وغیرہ مین بسط و تفصیل کے ساتہہ ہو بہی چکی ہے اسلیئے بہی اس بحث سے تعرض بالفعل ترک کیا جاتا ہے - اشاعة السنہ کی طرز و عادت کے مخالف ہے نیچری مسلمان نے ان طے ہوئے ہوئے جہگڑے مسایل کو ناحق چہیڑا - اور اگر انکے نزدیک ہماری بحث و بیان سابق مین کوئی محل اعتراض تہا تو اسکو بیان کیا ہوتا پہر کیا ہمت و حمیت کی بات ہے کہ انہی باتون کا جواب انکا ایک دفعہ نہین کئی دفعہ مل چکا ہے انہی کا اعادہ کر دیا اور ہمارے جوابات کا جواب نہ دیا - ہم اس وطیرہ کو پسند نہین کرتے اسلیئے ان مسایل کے جوابات سے اب تعرض کرنا نہین چاہتے -

اس مقام مین ہم اشاعة السنہ کے ان مواضع کی جنہین ان مسایل کا جواب لکہہ چکے ہین فہرست ناظرین کو دکہاتے ہین اور ان کے ساتہہ ان مسایل کے مواضع بیان کی تالیفات سید احمد خان سے بہی پتہ بتاتے ہین تا کہ کوئی صاحب یہہ نہ کہین (جیسا کہ نیچری مسلمان نے بمقابلہ تیرا اعظم کہدیا ہے) کہ ان مسایل کے سید احمد خان صاحب قائل نہین یہہ لوگ توڑ مروڑ کر ان مسایل کو ان کے ذمہ لگاتے ہین - وہ فہرست یہہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

	مسئلہ نیچریہ	مواضع ذکر آن از تصانیف سید احمد خان	مواضع جواب آن از اشاعۃ السنہ
۱	نیچر (دنیا قانون قدرت) کا نہ بدلنا اور خدا تعالیٰ کا اس تبدیل پر قادر نہ ہونا	تہذیب الاخلاق نمبر ۲ جلد ۶ بابت ۱۲۹۱ھ و تہذیب بابت رجب ۹۶	نمبر ۳-۶- و ۸ جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ جلد ۳ نمبر ۸ جلد ۴ جس میں صاف ثابت ہے کہ نیچر کوئی مشخص و مقرر چیز ہی نہیں اسکا نہ بدلنا کیا معنی۔
۲	جبریل وغیرہ ملائکہ کا بوجود خارجی موجود نہ ہونا اور قرآن مجید کا اوپر یا خارج سے نازل نہ ہونا	تفسیر نیچری جلد ۱ صفحہ ۲۶-۳۳-۳۴ وغیرہ ۴۲-۴۸	نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ا جلد ۴ وغیرہ۔
(۳)	شیطان اور اسکی ذریات کا موجود بوجود خارجی اور قصہ آدم و ابلیس کا واقعی نہ ہونا	تفسیر صفحہ ۲۵ وغیرہ	نمبر ا و ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۴)	احادیث نبویہ کا (خواہ صحیحین ہوں) ناقابل اعتبار ہونا	تہذیب نمبر ۲ جلد ۱ بابت ۱۲۸۵ھ	نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ جلد ۵ وغیرہ
(۵)	بہشت کو بتعرض نعیم جسمانی خرابات (چکلہ) قرار دینا	تفسیر صفحہ ۳۹	نمبر ۵ و ۶ جلد ۳ وغیرہ
(۶)	معجزہ کا خارق عادت نہ ہونا	تفسیر صفحہ ۱۲۹ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ وغیرہ
(۷)	حضرت موسیٰ کی لاٹھی مارنے سے دریا کا پھٹ کر کھڑا نہ ہونا	تفسیر صفحہ ۸۲ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ نمبر ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۸)	حضرت مسیح علیہ السلام کا بلا پدر پیدا نہ ہونا	تفسیر جلد ۲ صفحہ ۲۲	نمبر ۲-۳- و ۵ جلد ۴ وغیرہ

وعلیٰ ہذا القیاس بقیہ مسائل نیچریہ مسلمان کو سمجھنا چاہیئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہہ اُن مختلف آرا کی نسبت ہماری رائے ہے جسمین کسیقدر اصل محل نزاع (نتیجہ سفر و لکچرز سید احمد خان بہادر) کی نسبت بھی رائے مذکور ہوئی کہ وہ مذہبی کامیابی نہین ہے - مذہبی کامیابی اس سفر یا آپ کے لکچرز کا نتیجہ تب تسلیم کیا جاتا جبکہ کم سے کم ایک مسئلہ ہی مذہب نیچریہ کا آپکی زبان سے کسی لکچر مین نکلتا اور وہ عام مسلمانون مین یا خاص کسی مسلمان کے نزدیک تسلیم کیا جاتا - اور جس حالت مین اعتراف آپ کے احباب و انصار کے آپکی لکچر مین نیچریت کی کوئی بات ہی نہین ہوئی تو کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے کہ آپ کا لکچر سنکر کوئی مسلمان نیچری ہو گیا ہے اور ہدایت و اشاعت مذہب نیچری ہی اس سفر کا نتیجہ ہے -

اس رائے کے علاوہ چند باتین ہم آپ کے لکچرون کی نسبت اور لکھنا چاہتے ہین جس سے مقصود صرف آپکے اور آپکے ہم خیال احباب کی خیر خواہی ہے نہ کسی بحث قائم کرنا (جسکو ہم مدت سے چھوڑ کر چکے ہین) اور نہ کسی کا ذاتی عیب پکڑنا (کیونکہ اس سے غالباً کوئی عام نتیجہ نہین نکلتا) لہذا آپ اور آپ کے احباب ان باتون کی طرف توجہ کرین تو فایدہ جانبین سے خالی نہین ہے -

وہ یہ ہین

اس سفر پنجاب مین جو لکچرز اور سپیچین آپنے متعدد مقامات (لودیانہ - جالندھر - امرتسر گورداسپور - لاہور وغیرہ) مین دی ہین اور وہ اخبار رفیق ہند و انجمن پنجاب وغیرہ مین شایع ہوئی ہین وہ اسوقت ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہین - انمین جو مسلمانون کی حالت ضعف و تنزل بتائی ہے اور انکو ترقی قومی و ہمدردی اسلامی یا ملکی کی جوش کے ساتھ رغبت دلائی گئی ہے اسپر ہم صاد کرتے ہین اور آنرایبل سید احمد خان کی اس دلسوزی و عرق ریزی کے ہم دل سے شکر گذار ہین اور خدا سے دعا مانگتے ہین کہ حق تعالی اس بڈہے (اگرچہ ہمت کے نوجوان) کو مسلمانون کی دنیاوی ترقی کی ترغیب

© rasailojaraid.com

کے لئے کچھ عرصہ اور زندہ رکھے یہانتک کہ خود انہین اِس قسم کا جوش ترقی دُنیاوی پیدا ہو- مگر اِن تھوڑے دن مین چند باتین آپ کی زبان سے ایسی سرزد ہوئی ہین جنسے ہمکو اتفاق نہین ہے -اِس اختلاف مین ہماری راے کو جناب ممدوح اور آپکے احباب مصیب پائین تو اُسکی طرف توجہ فرما دین

اول- لودہیانہ کے لکچر اور امرتسر کے جواب ایڈریس مین آپنے مذہبی اختلاف کے ہوتے دُنیاوی اتحاد قائم رکھنے کی یہہ تجویز بتائی ہے کہ انسان کے خیالات کے دو حصّے ہین- ایک وہ حصّہ جسکو خدا سے تعلق ہے (یعنی ابنائے جنس سے اُسکو کچھ علاقہ نہین) وہ حصہ اعتقاد اور مذہب کے لئے چھوڑ دو- دوسرا حصّہ انسان سے تعلق رکھتا ہے (یعنی اُسکو خدا سے اور مذہب سے کوئی علاقہ نہین) وہ باہمی اتحاد- اتفاق یکدلی و یگانگت ہے- اِس سے آپس کے برتاؤ مین غرض و تعلق رکھو"-

اِس تجویز کے نتیجہ سے تو ہمکو اتفاق ہے ہم بھی یہی کہتے ہین کہ مذہب اپنا اپنا رہے اور دُنیاوی کامون اور اغراض مین ایک دوسرے سے متفق ہو جائے مگر آپکے اِن دعاوی اور مقدمات سے کہ باہمی اتحاد کو مذہب سے کچھ تعلق نہین مذہب کو اتحاد و اتفاق سے علاقہ نہین" ہمکو اختلاف ہی- ہمارے نزدیک یہہ طریق اتحاد و اتفاق عین مذہب کی ہدایت ہی اور یہہ جو حصہ ہمارے خیالات کا خدا سے تعلق رکھتا ہی اور وہ مذہب کہلاتا ہے وُہی ہمکو یہہ طریق معاشرت بتاتا ہے- کہ ہم اپنے مخالفین خیال سے اسلامی بھائی ہون (جو صرف بعض فروعات مین باہم اختلاف رکھتے ہین) خواہ اقوام غیر (جو اصولاً و فروعاً مسلمانون سے مختلف ہین) دُنیاوی امور و اغراض مین اچھی طرح سے میل جول رکھین اور حسن معاشرت و اتفاق سے دُنیاوی کام کرین- اِس باب مین ہم ایک مستقل مضمون "مذہب و معاشرت" لکھہ چکے ہین جو اشاعۃ السنہ جلد ۲ -۳- ۴ کے متعدد پرچون مین شایع ہو چکا ہے- اور ہمارے مضمون "کفار کی نوکری" مین جو نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ مین

© rasailojaraid.com

شایع ہوا ہے نیز اسکی تائید پائی جاتی ہے۔ سید احمد خان صاحب کے معتقدین ان پرچون کو ملاحظہ فرماوینگے تو امید ہے ہمارے اس خیال کی قدر کرینگے۔ اور آپ کے ان دعاوی کو لائق ترمیم یا نظرثانی قرار دینگے۔

دوم۔ لودہانہ کے لکچر مین آپ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ بنظر ثواب آخرت قومی کام (مسجد خانقاہین بنوانا خیرات صدقات دینا) کرتے ہین وہ یہہ سب کام ذاتی منفعت اور خود غرضی کے لئے کرتے ہین۔ قومی ہمدردی اور ابنائے جنس کی بہلائی کے لئے نہین کرتے اور فرمایا جبتک یہہ جوش پیدا نہ ہو کہ جو کام کرین وہ قوم کے لئے کرین نہ اپنے ثواب آخرت کے لئے اسوقت تک قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہین ہوتا۔ پہر آپنے اسکی تائید و تمثیل مین اپنی قوم کا یہہ حال بیان کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے لئے نہایت ضروری ہے مگر لوگون کے خیال مین اس سے ثواب آخرت کی کچہہ توقع نہ ہو تو بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو اسکی طرف توجہ کرین اور مہذب و تعلیم یافتہ اقوام (یورپین) کا یہ حال بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ خالص قومی ہمدردی اور خالص قومی بہلائی کے کامون مین بلا خیال ثواب آخرت کوشش کرتے ہین۔

اس **قول** سے جناب کے ہم کسیوجہ سے اتفاق نہین کرسکتے اور اسکو **عقل و نقل** (شرع) دونون کے **مخالف** سمجہتے ہین

عقل سے اسکی مخالفت کی وجہ یہہ ہے کہ بلاغرض ثواب آخرت قومی کام کرنے سے اگر آپکی مراد ہے کہ اس کام مین انسان کی اصلاً و مطلقاً کوئی غرض و نیت نہ ہو بلکہ قومی کام کرنا انسان کا ایک نیچرل (طبعی) امر ہو جائے تو اسمین انسان کو رتبہ انسانیت سے گرانا اور اس فعل مین بہایم و وحوش اور طیور کا ہم رتبہ بنانا ہے۔ یہہ ہمدردی طبعی بلا نیت و (سوچ) تو حیوانات کا خاصہ ہے۔ وہی ہین جو اپنے افعال کے مقاصد و اغراض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے ہین - بندر - شیر - چڑیا - مرغی - کتا - بلی اسی طبعی ہمدردی سے اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اپنے جوڑون ہم جلیسون سے اُنس رکھتے ہین انمین سے بعض پر کوئی حملہ کرے یا تکلیف دے تو باقی اسکی مدد اور ہمدردی مین شریک ہو جاتے ہین اور نہین تو کائین کائین اور شور و غل ہی کرتے ہی - پس اگر انسان مین صرف اپنی قسم کی بلا غرض و بلا نیت ہمدردی پائی جاتی ہے تو اس فضل مین انسان کو بندر یا کتے پر کچھہ مزیت و فوقیت نہین رہتی -

اور اگر بلا غرض ثواب آخرت قومی کام کرنیسے آپ کی یہہ مراد ہے کہ اس کام سے ثواب آخرت غرض نہ ہو دنیاوی غرض ہو سو بہی ذاتی نہو قومی ہو تو اس مین دو وجہ سے کلام ہے -

پہلی یہہ کہ باتفاق عقلاء (جو آخرت کو مانتی ہین) آخرت کی اغراض و منافع دائمی اور ہمیشہ کے لئے باقی ہین - اور منافع و اغراض دنیا سب کے نزدیک فانی - پہر فانی کو باقی پر ترجیح دینا اسکو چہوڑ کر اسکے طالب ہونا عقل سلیم کب پسند کرتی ہے وہ تو یہی کہتی ہے آثروا الباقی علی الفانی - (یعنی جو باقی ہے اسکو باقی پر مقدم کرو)

دوسری وجہ یہہ کہ دنیاوی غرض کے قومی نہ ذاتی ہونے سے اگر یہہ مراد ہے کہ صرف اپنی **ذات** کا نفع مد نظر نرکہے قوم کو بہی اسمین شامل کرلے تو یہہ امر محل نزاع نہین ہے مگر اس امر کو مسلمانون مین مفقود سمجہنا اور انکی نسبت یہہ گمان کرنا کہ وہ ایسا کام نہین کرتے جسمین قوم کا فایدہ ہو لائق تسلیم نہین - دنیا مین ایسا کون مسلمان ہوگا جو اپنے قومی کام سے قوم کا فایدہ مد نظر نہ رکہتا ہو - جو لوگ مسجدین بنواتے ہین انکو اپنے نفع دنیاوی (نام آوری) یا ثواب اخروی کے علاوہ یہہ بہی تو مد نظر ہوتا ہے کہ لوگ اس مسجد سے نفع اوٹہا دین نماز پڑہین اور ثواب کما دین - اور اگر دنیاوی غرض کے قومی نہ ذاتی ہونیسے یہہ مراد ہے کہ اپنے فایدہ کے خیال کو بیچ مین سے نکال ڈالے اور اپنے فایدہ دنیاوی

© rasailojaraid.com

کو اپنی ذات کے سوا قوم کے لئے مخصوص کر دے تو مین نہین جانتا کہ دنیا مین ایسا عقلمند ہمدرد کون ہوگا کہ اپنے آپکو قوم مین داخل نہ سمجھے اور با وجود حصول فایدہ ذاتی بلا ضرر نقصان فایدہ قومی اپنے فایدہ کے خیال کو قومی کامون سے نکال دیتا ہو یا اس نکال دینے کو شرط ہمدردی قومی خیال کرتا ہو یہہ تب ہو جبکہ قوم مین داخل نہ ہو یا اسکا فایدہ ذاتی قومی فایدہ کے نقصان کا موجب ہو۔

نقل سے اس قول جناب کے مخالف ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اسلام ہمکو یہی سکھاتا ہے کہ ہم جو عمل کرین اسمین آخرت اور رضا پروردگار مد نظر رکھین اور صاف بتاتا ہے کہ جس عمل مین خدا کی رضا اور آخرت ہمکو مد نظر نہین وہ عمل ضایع و بیکار و موجب خسارت و ہلاکت ہے بلکہ غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وغیرہ کتب سماوی کا نازل ہونا اور انبیاء علیہ السلام کا بھیجا جانا صرف اسی ایک مسئلہ کی تعلیم کے لئے ہے اسکے سوا اور مسایل فروع و اصول و عبادات و اعتقادات کا رجوع اسی مسئلہ کیطرف ہوتا ہے قرآن و حدیث اس مسئلہ کی ہدایت و ترغیب سے پر ہین۔ ان سے اہلی کتابین بھی عموماً اسکے ذکر سے خالی نہین۔

قرآن مین ارشاد ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا چاہتے اسکو ہم دنیا مین جو چاہتے ہین دیتے ہین سو بہی جس شخص کو ہم چاہین پہر اسکے لئے دوزخ ٹہکانا ہے جسمین ملامت سے دہتکارا ہوا داخل ہوگا اور جو آخرت کا طالب ہین اور مومن ہین انکی کوشش کی قدر رہوگی۔

من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلٰہا مذموما مدحورا ومن اراد الاٰخرۃ وسعی لہا سعیہا وہو مومن فاولئک کان سعیہم مشکورا (بنی اسرائیل)

من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم

اور ارشاد فرمایا ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا اور اسکی زینت چاہتے ہین ہم ان کے اعمال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا یبخسون ۝ اولئک الذین لیس
لھم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا
فیہا وبطل ما کانوا یعملون۔ ہود ع۲

کی جزا انکو دنیا مین پوری کر دیتے ہین
جسمین وہ نقصان نہین پاتے اُن کے لئے
آخرت مین بجز آگ کچہہ نہین اُنکا کیا اکارت
ہوا اور اُنکا وہ عمل باطل۔

من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ
فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا
نؤتہ منہا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب
۔ الشورےٰ ع۲

اور ارشاد ہے جو آخرت کی کہیتی چاہتا ہی
ہم اُسکی کہیتی بڑہاتے ہین اور جو صرف دنیا
کی کہیتی چاہتا ہی اُسکو ہم دُنیا کی کہیتی سے
کچہہ دیدیتے ہین اور پہر اُسکا آخرت مین کچہہ
حصہ نہین۔

یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن
الاخرۃ ھم غافلون۔ (روم ع۱)

اور اُن لوگون کی مذمت مین جو صرف دُنیا کے
طالب ہین فرمایا ہے۔ وہ ظاہری حیوۃ دُنیا
کو جانتے ہین اور آخرت سے غافل ہین۔

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد
(البقرۃ ع ۲۵)

اور اُن لوگون کی مدحت مین جو رضا مولیٰ کے
طالب ہین ارشاد ہوا ہی بعض اپنی جان
کو خدا کی رضا جوئی مین بیچ ڈالتے ہین خدا
اپنے ایسے بندون پر نہایت مہربان ہی

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما
واسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید
منکم جزاء ولا شکورا۔ (دہر ع۱)

اور فرمایا ہی کہ وہ یتیمون اور اسیرون کو کہانا کہلاتے
ہین اور کہتے ہین کہ ہم تم کو خدا کے لئے کہانا کہلاتے
ہین اسکا عوض تم سے نہین چاہتے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا ہی کے لئے لوگون سے

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(جو نیک ہون) دوستی رکہے اور خدا ہی کے لئے

© rasailojaraid.com

من احب اللہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان —
(ابو داؤد والترمذی)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ

وعن ابن مسعود عن النبی صلعم قال اذا انفق الرجل علی اھلہ یحتسبہا فھی لہ صدقۃ

وعن سعد رضی اللہ عنہ ان النبی صلعم قال لہ انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت علیہا حتی ما تجعل فی فم امرأتک (صحیح البخاری)

وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ یاتی احدنا شہوتہ ویکون لہ فیہا اجر قال رایتم لو وضعہا فی حرام اکان علیہ وزر فکذلک اذا وضعہا فی الحلال کان لہ اجر — (صحیح مسلم)

لوگوں سے (جو بد ہوں) ناخوش رہے† — اور خدا ہی کے لئے کسیکو کچھہ دے اور خدا ہی کے لئے (جہاں کچھہ نہ دینا ہو) دینے سے رکے اُس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا —

اور فرمایا خوبی کی جو بات ہے وہ صدقہ و خیرات مین داخل ہے یعنی اگر اسمین رضا خدا تعالی اور ثواب آخرت کی نیت کرین چنانچہ فرمایا ہے آدمی کا اپنی بیوی بچون کو بہ نیت ثواب خرچ دینا خیرات مین داخل ہے —

سعد رضی اللہ عنہ کو آپنے فرمایا تو جو کچھہ بہ نیت رضا مندی خدا ہوکے خرچ کریگا اسکا اجر پائیگا یہانتک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے موہنہ مین دیگا اسکا اجر بھی تجھے ملیگا —

اور فرمایا کہ جو تم اپنے اہلخانہ سے ہم صحبت ہوتے ہو وہ بھی داخل خیرات ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنی شہوت رانی کرتے ہین اسمین بھی اجر ہے — ؟ آپنے فرمایا بتاؤ اگر وہ شہوت رانی حرام سے کرے تو اسپر بوجھ گناہ ہوتا ہے یا نہین ایسا ہی اُسکو ثواب ہونا چاہیے — اگر وہ حلال سے کرے —

اِن احادیث نے شرح کردی کہ جن کامون کو لوگ دنیاوی سمجھتے ہین وہ بھی بہ نیت ثواب کرنیسے دین اور ثواب کے کام ہو جاتے ہین — اور ہر ایک عمل مین نیت ثواب کو لازم کمال

† یہ ناخوشی اس عمل بد کی نظر سے ہونی چاہیے نہ اس شخص کی ذات سے جسمین عمل بد پایا جاتا ہے اگر اسمین بہت سی اور حسنات موجود ہین — اسباب مین ہم عنقریب ایک مستقل مضمون لکھنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق —

© rasailojaraid.com

ایمان ہے - پس جس نے کوئی کام (دنیا کا یا خواہ دین کا) بلا نیت ثواب آخرت و رضاء مولے کیا اور اسے صرف دنیا دی منفعت کو پیش چشم رکھا - اس نے اپنا وہ عمل ضایع کیا اور وہ خسارہ مین پڑا -

آیات و احادیث اسباب مین شمار سے باہر ہین مگر ہمنے بنظر اختصار ان چند آیات و احادیث کی نقل پر اکتفا کیا - اب مستقبر آنرا بل سید احمد خان صاحب انصاف سے کہین کہ آپ کا یہہ قول کہ قومی کام بلا خیال ثواب آخرت کرنا چاہئیے بشہادت عقل و نقل کیونکر صحیح ہو سکتا ہے -

سوم - لودہیانہ کے لکچر کے خاتمہ مین آپنے فرمایا ہے کہ ایک چھوٹا سا مدرسہ قایم کرکے اور ایک ہندوستانی سو ڈیڑہ سو روپیہ پاہوار کا ہیڈ ماسٹر مقرر کرکے قومی تعلیم کا بند و بست کرنا بالکل ناممکن ہے - تعلیم اسوقت تک نہین ہو سکتی جبتک تعلیم گاہ اور مدرسون کی نسبت اچھی طریق پر نہ دیکھا کرو تمہارے لڑکے کس صحبت مین ہین اور کن لوگون کے ساتھہ تعلیم پاتے ہین - قومی تعلیم ایسے مکان پر ہونی چاہئیے جہانپر کہین سے بیرونی صحبت کا اثر نہ پہنچتا ہو - قوم کے لڑکے آپسمین بورڈر ہونے ہم کالج ہونیکی وجہ سے محبت رکھتے ہین - آپ ہمارے محمڈن کالج کو دیکھین کہ آپسمین طالب العلم کیسا دوستانہ برادرانہ تعلق رکھتے ہین - ایکدوسرے کی بیماری مین کیسی مدد کرتے ہین - ایک دوسرے کی رنج و راحت مین کیسے شریک ہوتے ہین آپ اس بات کو خوب یاد رکہئے کہ قومی تعلیم کبھی علیحدہ علیحدہ نہین ہو سکتی اپنے اپنے طور پر بچونکو تعلیم دینا بچون کو سوائے غارت کرنے کے اور کچھہ نتیجہ نہین دیتا "

اس قول مین آپنے دو دعوی کئے ہین **اول** یہہ کہ علیگڈہ کالج مسلمانون کی عمدہ تعلیم و تربیت کا کافی ذریعہ ہے **دوم** یہہ کہ اگر مسلمان اپنی اپنی تعلیم کا اپنی اپنی جگہہ بندوبست کرین اور ایسے سکول قایم کرین جنمین ہندوستانی لوگ سو ڈیڑہ سو روپیہ کی تنخواہ والے ہیڈ ماسٹر ہوون تو مسلمانون کے لڑکے سچائی تعلیم و تربیت پانیکی ضایع و غارت ہوجائینگے -

© rasailojaraid.com

ان دونو دعاوی کا نتیجہ یہہ نکلا کہ جبتک علیگڈہ کالج سے بڑہکر اور جگہہ مسلمانون کی تعلیم کا بندوبست نہ ہو تمام مسلمانان (پنجاب کے ہون خواہ ہندوستان کے) اپنے لڑکے تعلیم وتربیت کے لئے علیگڈہ کالج مین بہیجا کرین اور جو انکی تعلیم کے لئے وہ چندہ جمع کرین وہ ہی علیگدہ مین بہجوادیا کرین یہہ نتیجہ تو پہلے ہی سے سید احمد خان صاحب کے عام ہمخیال احباب ومتبعین کے خیال مین جاگزین ہے اور جب کبہی مسلمانون نے اپنی تعلیم کا بقدر ہمت خود بندوبست کرنا چاہا ہے اُن کے احباب ومقلدین نے یہی بات فرمادی ہے - اِس نتیجہ کے ایک مقدمہ (دعوی اول) کی نسبت جو خیال ہم رکھتے ہین اسکو نمبر ۲ جلد ۷ مین بضمن سٹرلمنٹ اور اسلام ظاہر کرچکے ہین اس مقام مین اُسکے دوسرے جز (دعوی دوم) کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتے ہین اور اسکی طرف توجہ کرنیکی جناب کے احباب سے مضمون سابق (سٹرلمنٹ اور اسلام) مین التجا کرچکے ہین -

+ جب انجمن ہمدردی کی (خدا اسکو نیند غفلت سے جگاوی اور اُسکے ممبرون اور معاونون کو قومی جوش عطا کرے) بنا قایم ہوئی اور اسکی اغراض مین ایک قومی مدرسہ تعلیم دُنیادی قایم کرنیکی تجویز پیش ہوئی تو ایک معزز جلیل القدر دوست سید احمد خان نے (جو ہمارے ہی دلی کرمفرما ہین) مجہہ صاف یہہ بات کہی کہ سید احمد خان یا علیگڈہ کالج نے مسلمانون کی تعلیم کا کافی بندوبست کردیا ہے" -

ان ہی دنون ایک مقلد انریبل سید احمد خان نے رسالہ انجمن قصور مین ایک مضمون نیشنٹیمیت (اتفاق) پر لکہا - اِس مین اِس قسم کی کارروائیون کو قومی طاقت کا تفرقہ قرار دیا اور صاف لکہدیا کہ جابجا مدرسے اور سوسائٹیان قایم کرنا روپیہ کو ضایع کرنا ہے - سب کو ملکر علیگڈہ کالج کی مدد کرنا چاہئے -

ان دنون ضلع ہوشیارپور مین قوم زمیندارون مین ایک پرائمری سکول قایم کرنیکی تجویز پیش ہے جسکے لئے چندہ بہی جمع ہوچکا ہے اسکی نسبت بہی سید احمد خان صاحب کے ایک مقلد نے یہی کہا ہے کہ یہان سکول قایم کرنے سے کیا فایدہ لڑکون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بہیجدیتے غرض یہہ نتیجہ مدت سے اس گروہ مین متفق علیہ اور مسلم چلا آتا ہے - اسیوجہ سے ہمکو اسمین غور کرنیکی ضرورت پڑی ہے

© rasailojaraid.com

ہماری خیال مین دعویٰ دوم جناب۔ اور جو اس سے آپ یا آپ کے احباب نتیجہ نکالتے ہین کئی وجہ سے محل کلام ہے۔

اول۔ یہہ کہ جا بجا مدارس قایم کرنا (اگر انکا اصول ایک ہو چنانچہ واقعہ مین بہی ایسا ہی ہے) قومی طاقت کی تفریق نہین ہے۔ تفریق تب ہو جب کہ انکی اغراض و اصول مختلف ہون اور انکا نتیجہ بہی مختلف نکلے۔ اور اگر عموماً تعدد و تکثر تفریق کہلاتا ہی تو چاہیے کہ جو ایک کالج مین مختلف کلاسین یا اُسکے ماتحت مختلف برنچین قایم ہوتی ہین وہ بہی تفریق متصور ہو جسکا شاید علیگڈہ مین بہی کوئی قایل نہین۔ اور اگر سید احمد خان صاحب و اُنکے احباب موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیم و تربیت کا مدار و انحصار علیگڈہ کالج ہی مین سمجہتے ہین تو وہ بجائے اسکے کہ اور جگہہ مدارس قایم کرنیسے لوگون کو منع کرین یہہ ہدایت کیون نہین کرتے کہ جہان کہین مسلمان مدرسہ قایم کرین اُسکو علیگڈہ کے اصول پر یا دین یا علیگڈہ کالج کا برنچ قرار دیا کرین۔

وجہ دوم یہہ ہمنے مانا کہ علیگڈہ کالج (قطع نظر اسکے مذہبی تعلیم اور یورپین تربیت و طریق معاشرت سے جنمین ہم پہلی مضمون بالتفصیل مین کلام کر چکے ہین) دنیاوی علوم کی تعلیم کا عمدہ ذریعہ ہے اور جہان کوئی مدرسہ یا سکول جاری ہی یا جاری ہونا چاہتا ہی وہ اُسکی نظیر نہین ہے اور نہ ہوگا مگر اسکا لازمہ یا نتیجہ یہہ نہین ہی کہ تمام ملک پنجاب و ہندوستان کی شہرون قصبات اور دیہات کی لڑکے تعلیم کے لئے علیگڈہ کو ہی جایا کرین۔ علیگڈہ کے سوا جہان کہین وہ پڑہین وہ بیکار و بے اعتبار ہی۔ حامیانِ علیگڈہ کالج علیگڈہ کالج کو بہت بڑہا دین گے تو اسکو وہ نسبت و فوقیت دینگے جو ہمارے مقدس مشہد بیت اللہ کو اور مساجد روئی زمین کی نسبت حاصل ہی کہ اسمین عبادت کرنا اور مساجد کی نسبت ہزارہا درجہ زیادہ موجب ثواب ہی مگر یہہ بات کعبہ کی نسبت کوئی نہین کہسکتا کہ جب کوئی نماز پڑہنا یا عبادت کرنا چاہی تو بجز کعبہ اور کسی مسجد مین نماز نہ پڑہی۔ پہر علیگڈہ کالج کی نسبت وہ نتیجہ کیونکر قابل تسلیم ہے۔

† یہہ ایک تقلیدی تمثیل نہین ہی اسپر کوئی اعتراض نہین کرسکتا کہ یہان ثواب سی تو بحث نہین پہر ایسی مثال جسمین ثواب مین فوقیت پائی جاتی ہے کیون دی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وجہ سوم۔ اگر یہہ نتیجہ بھی مان بھی لیا جاوے تو آخر اسپر عمل کرنیکے لئے کچھہ استطاعت وقدرت بھی شرط ہونا چاہئے جیسا کہ حج کعبہ کے لئے بحکم آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً زاد و راحلہ شرط ہے پھر عام مسلمانان ہندوستان و پنجاب کو بلحاظ انکی موجودہ حالت اور قدرت و استطاعت کے علیگڈہ کالج مین اولاد کو تعلیم دینے کے لئے مکلف کرنا تکلیف ما لا یطاق نہین تو اور کیا ہے۔ علیگڈہ کالج کی تعلیم کی ادنی شرط یہہ ہے کہ فی لڑکا دس روپیہ ماہوار فیس یا چندہ بورڈنگ ہوس مین داخل کرے اور مصارف سفر مواضع بعیدہ جو بعض موقع پر سفر بیت اللہ کے قریب قریب ہو جاتے ہین علاوہ بران رہے۔ اب انصاف سے غور فرمانا چاہئے کہ یہہ شرط استطاعت ہندوستان و پنجاب خصوصاً دیہات کے مسلمانون مین فی صدی کسقدر مسلمانون مین پائی جاتی ہے۔ پھر علیگڈہ کالج کی دُہن یا نشہ مین بے سوچے بن سمجھے ہر ایک کو بھی رغبت دلانا کہ اپنے بچون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بھیجدیتے۔ تجربہ کارون اور داناؤن سے کب زیبا ہے۔ سچ پوچھو تو یہہ کالج عام مسلمانون کی نظر و نسبت سے محمڈن کالج نہین ہے بلکہ راجگان و امیرون اور زر دارون اور دولتمند مسلمانون کا کالج ہے اسمین غریب مسلمان یا متوسط لوگون کے لڑکے ہرگز تعلیم نہین پا سکتے۔ چنانچہ ہوا خواہان علیگڈہ کالج اس بات کی خود اقراری ہین پھر وہ کس مونہہ سے اور کس معنی کر کسی ناکس کو جو تعلیم کا اپنے طور پر اپنی ہمت کے موافق بندوبست کرنا چاہتا ہے۔ کہتے ہین کہ تم

اپنے طور پر تعلیم کا بندوبست نہ کرو اپنے لڑکون کو معہ زر چندہ جو تعلیم کے لئے فراہم ہو علیگڈہ کالج مین بھیجدو۔

جس حالت مین انکو یقین ہے کہ عام مسلمان علیگڈہ مین اپنے لڑکے بھیجا نہین سکتے تو انکو مقامی مدارس قایم کرنیسے روکنا مطلق تعلیم سے روکنا نہین تو کیا ہے۔

علیگڈہ (جو ان کے حقین انکی موجودہ حالت اور علیگڈہ کالج کے مصارف کی نظر سے لنڈن یا پیرس کا بچہ ہے) تو وہ جانے سے رہے اور مقامی مدارس بھی قایم کرنیسے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ بچون کو غارت کرنیوالے اور جمعیت قومی کو توڑنیوالی ٹھرے اِسکا نتیجہ بجز اسکے کہ وہ تعلیم کا نام ہی نہ لیں اور کیا نکلتا ہے

اِن وجوہات کو احباب سید احمد خان صاحب غور سے انصاف سے ملاحظہ فرما دین تو ان کو صاف اقرار کرنا پڑے کہ مسلمانون کی موجودہ حالت کی نظر سے اُن کے لئے ضرور ہے کہ جا بجا حسب ضرورت اور موافق اپنی وسعت کی سکول و مدارس قایم کرین اور دس روپیہ ماہوار کے ملازم سے لیکر ہزار روپیہ تک (جیسا کہ ضرورت کا تقاضا اور وسعت کی اجازت ہو) مدرس و ہیڈ ماسٹر مقرر کر کے کام چلا دین۔ علیگڈہ کالج کے آس پر تعلیم سے محروم نہ رہین۔

اِس ضرورت کو ایک دفعہ آنریبل سید احمد خان بہی تسلیم کرچکے ہین جبکہ انہون نے انجمن ہمدردی کے مڈل سکول جاری کرنیکی تجویز پر اپنی مسرت ظاہر کی تھی اور علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اس تجویز پر انجمن کو کامیابی کی بشارت تحریر فرمائی تھی۔ اب بہی اگر اُن کے اور انکے احباب کی توجہ ہو تو یہہ ضرورت اُنکے خیال مین آ سکتی ہے۔

اب ہم اِسمضمون کو ختم کرتے ہین اور اتباع و احباب سید احمد خان صاحب سے اُمید رکھتے اور التجا کرتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے آپ کے لکچرون کی نسبت رای زنی کی ہے یا اون کے سفر کی نسبت مختلف رائے معاصرین پر رائے دی ہے۔ اُسکو ایک ناصح مشفق یا خیر خواہ کا کلام سمجھکر اسمین انصاف سے غور کرینگے۔ کلام مخاصمانہ سمجھکر اسکے رد و جواب کی طرف متوجہ نہ ہو جا دینگے۔

آیندہ اقتباس

دستخط

۱۲

© rasailojaraid.com